105368 - بیوی کو طلاق کے لیے غیر اللہ کی قسم اٹھائی

سوال

بیوی کو طلاق دینے کے لیے غیر اللہ کی قسم اٹھانے والے شخص کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" غیر اللہ کی قسم اٹھانا مثلا کعبہ کی قسم، یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم، یا نیك و صالح شخص اور ولی کی قسم یا فلاں کے سر کی قسم، یا فلاں کے مقام و مرتبہ اور شرف کی قسم، یہ سب شرك ہے، جیسا کہ درج ذیل صحیح حدیث میں آیا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے شرك کیا "

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم نہ تو اپنے آباء اجداد کی قسم اٹھاؤ اور نہ ہی شریکوں کی اور سچائی کی حالت کے بغیر اللہ کی قسم مت اٹھاؤ "

اس لیے جس شخص نے بھی غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس پر وہ کام کرنا لازم نہیں جس پر اس نے قسم اٹھائی ہے؛ کیونکہ یہ قسم قابل احترام نہیں.

اور سائل کا لفظ مجمل ہے اور اس میں احتمال پایا جاتا ہے:

چنانچہ اگر اس نے اس کا ارادہ کیا تھا جو بیان ہوا ہے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا، نہ تو کفارہ اور نہ ہی کچھ اور، اور نہ ہی طلاق لازم آتی ہے.

لیکن اگر سائل کا حلف سے مقصود طلاق تھا مثلا وہ کہے اگر میں نے فلاں سے کلام کی تو تجھے طلاق، یا پھر اگر میں نے ایسے کیا تو میری بیوی کو طلاق، تو اس میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے.

کچھ علماء کرام کی رائے میں یہ قسم توڑنے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائیگی، اور کچھ علماء کرام کہتے ہیں: اگر قسم اٹھانے والا کا مقصد اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو کسی کام سے روکنا مقصود تھا، یا پھر کسی کام پر آمادہ

کرنا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی، بلکہ اس پر کفارہ ہوگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے ہی اختیار کیا اور اسی کا فیصلہ دیا ہے اور عصر حاضر کے علماء کرام جن میں ہمارے شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ شامل ہیں نے بھی یہی فتوی اختیار کیا ہے. واللہ اعلم.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحتیں نازل فرمائے " انتہی .